

۳۔ شرح : اے محبوب ! عالم بیداری میں تو تیرے ساتھ عشق و محبت کے معاملے کی کوئی صورت نہیں، البتہ تو خواب میں آ جاتا ہے تو خیال تجھ سے معاملے کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ مثلاً کبھی اپنے شوق کی فراوانی پیش کر دی۔ کبھی عرض کر دیا کہ سچے جانبازوں سے بے تعلق نہ رہنا چاہیے۔ کبھی شوق وصل کا اظہار کر دیا۔ محبوب عالم خواب میں ایسی کسی گزارش پر متوجہ نہیں ہوتا۔ پھر آنکھ کھل جاتی ہے اور خواب کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے تو شاعر پروا صبح ہوتا ہے کہ نفع اور نقصان یا سود و زیاں کی جو بات چیت ہو رہی تھی، وہ تو خواب و خیال کی حیثیت رکھتی تھی۔ عالم بیداری میں تو کوئی معاملہ ہی پیش نہ آیا، لہذا سود و زیاں کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محبوب کے ساتھ جو معاملے پیش آئے اور عیش و راحت یا رنج و ملال کے جن واقعات سے سابقہ پڑا، ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ عالم خواب میں خیال کے کرشمے تھے۔ جب آنکھ کھل گئی تو عیش و راحت اور رنج و ملال یعنی سود و زیاں میں سے کچھ بھی نہ رہا۔ کیونکہ خواب کی تمام باتوں کا اثر آنکھ کھلتے ہی زائل ہو جاتا ہے۔

۴۔ شرح : میں غم دل یعنی عشق کے مکتب میں ابھی پڑھنے لگا ہوں اور میرا سبق بالکل ابتدائی حالت میں ہے، یعنی ابھی تک رفت (گیا) اور بود (تھا) یاد کر رہا ہوں۔

مطلب یہ ہے کہ عشق کی درس گاہ میں ابھی مبتدی اور نوآموز ہوں۔ قدم آگے بڑھے گا اور تعلیم کے ابتدائی درجوں سے ترقی کرتا ہوا اوپر کے درجوں میں پہنچوں گا تو خدا جانے کیا کیفیت رونما ہوگی۔

عشق کی ابتدائی حالت کے متعلق عرفی نے بھی ایک نہایت عمدہ شعر کہا ہے :

عشق می خواغم و می گریم زار

طفل نادانم و اول سبق است